درس حدیث

نیت کی اہمیت اور اس کا مقام

محمد داؤد حلیم

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امریٔ مانوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ (بخاری ومسلم)

اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہو۔

نیت:۔ لغوی طور پر قصد اور ارادہ کو نیت کہا جاتا ہے البتہ شرعی لحاظ سے کسی فعل کے کرنے وقت دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنے کو نیت کہتے ہیں۔

اصولیین کے نزدیک نیت کی تعریف دو معنوں پر مبنی ہے۔

۱۔ بعض عبادات کو بعض سے الگ کرنے کا نام جیسے ظہر کی نماز کو عصر کی نماز سے ۔ رمضان المبارک کے روزوں کو دوسرے روزوں سے۔

عبادات کو عادات سے مستثنیٰ کرنے کا نام جیسے غسلِ جنابت کو غسلِ طہارت سے اسے فقہی نیت سے موسوم کیا جاتا ہے۔

۲۔ عمل کے ساتھ مقصود کی پہچان کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے یا اللہ تعالیٰ اور غیر اللہ کے لیے۔

مقامِ نیت:۔ اعمال دو قسم کے ہیں۔ بعض کا تعلق اعضا سے ہے جیسے نماز،

روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ اور بعض کا تعلق دل سے ہے جیسے تقویٰ، توحید، ورع، رجاء اور خشیت الٰہی وغیرہ اور نیت کا تعلق بھی دل سے ہے نہ کہ اعضاء یعنی زبان سے۔ کیونکہ دل کی غفلت کے ساتھ صرف زبان سے نیت کرنا معتبر نہیں ہے جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی امرالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم وفی روایۃ ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تمہارے دلوں اور ارادوں پر نظر رکھتا ہے۔ (مسلم۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد)

اسی طرح زبان سے نیت کا اداکرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی سے ثابت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے پہلے کچھ کہتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز قائم کرتے تو صرف اللہ اکبر کہتے۔ اس سے پہلے کچھ نہ کہتے۔ نہ نیت کے لیے الفاظ کہتے نہ یہ کہتے کہ میں اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہوں۔ نہ قبلہ رخ نہ امام، نہ مقتدی، نہ فرض نہ قضاء، نہ وقت فرض وغیرہ (زاد المعاد ص ۵۲ ج ۱)

ارادہ دل سے کیا جاتا ہے جس کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگرچہ زبان سے اس کے خلاف سرزد ہو جائے۔ جیسا کہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی سواری کو گم ہونے کے بعد پا لیا تھا

"اللھم انت عبدی وانا ربك فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام أخطأ من شدۃ الفرح"

"اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے بہت زیادہ خوشی کی وجہ سے غلطی کی ہے۔

معلوم ہوا کہ اس نیت کا اعتبار کیا جاتا ہے جس کا تعلق دل سے ہے ورنہ اس شخص نے تو ایسے کلمات کہے ہیں جو کہ کفریہ ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو "انتا نک" نہیں اور فرمایا کہ اس نے شدتِ فرح کی وجہ سے غلطی کی ہے۔

عظمتِ نیت:۔ حدیث میں اعمال کا دار و مدار نیتوں پر منحصر ہے جب ایمان

... سے ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ (۱) جوارح کے ساتھ (۲) دل کے ساتھ۔
اسی طرح دین کے احکام ظاہر ہوں گے یا باطن جیسے نیت وغیرہ۔
اس لحاظ سے نیت نصف علم یا دین قرار پائی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تعلموا الفرائض فانها نصف العلم" (ابن ماجہ ج ۲، ص ۹۰۸)
"وراثت کے احکام کو سیکھو کیونکہ یہ نصف علم ہے"
یہ اس لیے ہے کہ اس کا تعلق زندگی کے مقابلے میں وفات سے ہے۔
امام شافعیؒ بھی نیت کو نصف علم قرار دیتے ہیں اور امام احمد نیت کو ثلث اسلام قرار دیتے ہیں جس کی توضیح بیہقی نے یہ کی ہے کہ بندے کی کمائی کے تین ذرائع ہیں۔ دل، زبان اور بقیہ ارکان۔
عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے کہ اگر میں کتاب لکھتا تو اس کے ہر باب کے شروع میں یہ حدیث درج کرتا۔

ہجرت کیا ہے؟

منہیات الٰہیہ کو چھوڑنا۔ اللہ کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کو شریعت کی زبان میں ہجرت کہا گیا ہے، دین اسلام کی خاطر وطنِ مالوف ترک کرنا ہجرت کہلاتا ہے
اسلام میں ہجرت دو طرح سے ثابت ہوتی ہے۔
۱۔ دارالخوف سے دارالامن کی طرف جیسے ہجرتِ حبشہ اور مکہ سے مدینہ کی طرف ابتدائی ہجرت ہے۔
۲۔ دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف جیسا کہ مسلمانوں کا اسلامی حکومت کی تشکیل کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا۔
فتح مکہ کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا ھجرۃ بعد الفتح (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)
فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔
مگر دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف اور معاصی سے توبہ و انابت کی طرف ہجرت کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ فرمانِ نبوی ہے:

"المهاجر من هجر ما نهى الله عنه (بخاری-ابوداؤد-نسائی-ابن ماجہ)
مہاجر وہ ہے جو منہیات الہٰیہ کو ترک کرتا ہے
اور منہیاتِ الہٰیہ کے ترک کرنے کا سلسلہ تاقیامت جاری وساری ہے۔

خلاصہ حدیث میں دو قسم کے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ ظاہری اور باطنی باطنی عمل نیت ہے جس کا تعلق دل سے ہے اور ظاہری عمل ہجرت ہے جس کا تعلق ارکان سے ہے اور اعمال کا انحصار نیت پر فرمانے کے بعد ایک عظیم عمل ہجرت کا ذکر فرمایا۔ کہ اگر یہ عمل اللہ کی خاطر ہے تو اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ اس کی ہجرت شرفِ قبولیت سے نوازی جائے گی کیونکہ اس کا ارادہ قصد، نیت درست تھی۔ بلکہ اگر کوئی شخص گھر سے ارادہ کر کے نکل پڑتا ہے اور اس کو راستے میں موت آجاتی ہے تو اس کا بھی اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے

ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم
یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله (النساء — آیت ۱۰۰)

"جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کے لیے نکلتا ہے پھر اس کو موت آجاتی ہے تو اس اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔"

جو شخص ہجرت جیسے عظیم کام کو نیتِ خالص کے ساتھ نہیں کرتا بلکہ اس کا ارادہ دنیا کا مال و دولت اور جاہ و جلال حاصل کرنا ہے تو وہ اس چیز کو تو حاصل کر سکتا ہے مگر قیامت کے دن خدا کے ہاں کوئی اجر و ثواب نہیں پائے گا۔ بلکہ دنیا کی ان چیزوں کو بھی اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک اللہ کی مشیئت شاملِ حال نہ ہو۔ فرمانِ الٰہی ہے:

من کان یرید حرث الاٰخرة نزد له فی حرثه ومن کان یرید
حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الاٰخرة من نصیب (الشوریٰ ۲۰)

"جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا متمنی ہو ہم اس کو اس سے کچھ دیتے ہیں اور آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔

مطلق دنیا کی طرف ہجرت کرنے کے بعد عورت کی خاطر خاص طور پر ہجرت کرنے کا

تذکرہ فرمایا۔ جس کی چند ایک وجوہات ہیں۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا۔ جسے ابن مسعود یوں بیان کرتے ہیں۔

کان فینا رجل خطب امرأۃ یقال لھا اُم قیس فأبت ان تتزوجہ حتیٰ یھاجر فھاجر فتزوجھا قال فکنا نسمیہ مھاجر اُم قیس (طبرانی)

یعنی ہم میں ایک شخص تھا جس نے ایک عورت سے منگنی کی تھی جس کا نام ام قیس تھا۔ اس نے کہا کہ اگر تو ہجرت کرے تو میں شادی کروں گی۔ اس نے ہجرت کی اور شادی کی۔ فرمایا کہ ہم نے اس کا نام اُم قیس کا مہاجر رکھا۔"

۲۔ دنیا فتنوں کا گھر ہے اور عورت سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والی ہے۔ جیسے مثل مشہور ہے کہ زن، زر، اور زمین لڑائی کی جڑ ہیں۔

فرمان الٰہی ہے: زین للناس حب الشھوات من النساء (آل عمران آیت ۱۱)

" دنیا عورتوں سے خواہشات نفسانی کی محبت کے ساتھ لوگوں کے لیے مزین کیگئی ہے"

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" ما ترکت بعدی فتنۃ أضر علی الرجال من النساء لکن المرأۃ اذا کانت صالحۃ تکون خیر متاعھا (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱، ص ۴۴)

میں نے اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے زیادہ خطرناک فتنہ کوئی نہیں چھوڑا لیکن عورت جب نیک ہو تو یہ بہترین مال ہے۔

الدنیا کلھا متاع وخیر متاعھا المرأۃ الصالحۃ (مسلم-ابن ماجہ، مسند احمد)

دنیا تمام کی تمام مال ومتاع ہے، اس کا بہترین مال نیک عورت ہے

ہجرت ایک عظیم کام ہونے کے باوجود خلوصِ نیت کے بغیر محض دنیوی مفاد کی خاطر انتہائی قبیح اور مذموم ہے جس کا کوئی اجر وثواب اور فائدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نیتوں کو خالص رکھنے کی توفیق دے (آمین)

تا رمضان مبارک جو ہمارے لیے اخلاقی و روحانی تربیت کا مہینہ ہے۔ اس کے فوائد وثمرات سے مستفید ہونے کے لیے د ... ہا سکیں۔ واللہ ولی التوفیق۔